© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

حلال کمائی اور اس کے تقاضے

گزشتہ ہفتے ہمارے محترم دوست اور رفیق کار جناب محمد لقمان میر نے گلہ بکر منڈی گوجرانوالہ میں اپنی نئی فیکٹری کے افتتاح کے موقع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں ان کے خاندان کے متعدد حضرات کے علاوہ علاقہ کے بہت سے تاجر اور کارخانہ دار حضرات نے بھی شرکت کی۔ تقریب سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان اور مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کیا اور دعائے خیر کے ساتھ فیکٹری میں ڈھلائی کی بھٹی چالو کر کے کام کا آغاز کیا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

حمد و صلوٰۃ کے بعد

سورۃ الجمعہ کی آخری سے پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کر کے فرمایا کہ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "جب تم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔"

جمعہ کی نماز کے بارے میں فقہائے کرام نے مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ پہلی اذان ہو جائے تو ہر قسم کا کاروبار اور ہر وہ کام کرنا ناجائز ہو جاتا ہے جس کا تعلق جمعہ کی تیاری سے نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو کاروبار چھوڑ دو اور نماز کی طرف جلدی کرو۔ جمہور فقہاء یہ کہتے ہیں کہ اذان سے مراد پہلی اذان ہے اور اس کے بعد کسی ایسے کام کی اجازت نہیں ہے جو جمعہ کی تیاری سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ جمعہ کی تیاری سے مراد یہ ہے کہ غسل کرنا ہے، کپڑے بدلنے ہیں، جامع مسجد تک پہنچنے کے لیے سواری حاصل کرنی ہے، اس طرح کے ضروری کام کرنے کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام اذان سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک جائز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ نکاح کا تعلق شرعی احکام سے ہے لیکن فقہاء کرام اس کی بھی اس دوران اجازت نہیں دیتے کیونکہ اس کا تعلق جمعہ کی تیاری سے نہیں ہے۔ یہاں ایک مسئلہ اور یاد رکھیں کہ اذانیں چونکہ جمعہ کا وقت شروع ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہیں اور نماز جمعہ کے اوقات بھی مختلف ہوتے ہیں اس لیے ہر شخص کے لیے اذان اور نماز سے مراد اس مسجد کی اذان اور نماز ہے جس میں وہ جمعہ کی نماز ادا کرتا ہے اور اسی مسجد کے اوقات کے لحاظ سے وہ کاروبار بند کرنے اور دوبارہ شروع کرنے کا پابند ہے۔ باقی مساجد کی اذانوں کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔

ارشاد خداوندی ہے کہ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش میں پھیل جاؤ اور رزق کماؤ، یہاں رزق کمانے کا حکم دیا ہے اور حلال طریقہ سے رزق کمانا بھی عبادت شمار ہوتا ہے۔ اسلام نے روزی کمانے اور دولت حاصل کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کی ترغیب دی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حلال ذرائع سے کماؤ، جائز مقامات پر خرچ کرو اور شریعت کے حکم کے مطابق زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے رہو۔ ان امور کی پابندی ہو جائے تو دولت جتنی زیادہ بھی حاصل ہو اس میں کوئی حرج نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل ہے اور اگر حلال و حرام کی پابندی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ ہوں تو یہی مال نعمت کی بجائے عذاب ہے اور اسی مال کو ایک حدیث میں گندگی قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے بہت سے احکام مال پر موقوف ہیں۔ زکوٰۃ عبادت ہے مگر مال ہو گا تو واجب ہو گی، حج اسلام کا بنیادی رکن ہے مگر مال اس کے لیے بھی ضروری ہے۔ اسی طرح قربانی، صدقہ فطر اور دیگر بعض عبادات کا انحصار دولت پر ہے۔ اس لیے دولت کمانا اور جمع کرنا اسلام میں ناپسندیدہ نہیں ہے۔ ہاں حلال و حرام کی پابندی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا ضروری ہے ورنہ یہی دولت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا باعث بن جائے گی۔ اسی طرح اسلام میں فارغ بیٹھ جانا اور محنت مزدوری نہ کرنا سخت ناپسندیدہ بات ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے، جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کو وہ شخص سخت ناپسند ہے جو صاحب عیال ہو اور فارغ بیٹھا رہے۔"

یعنی اس کے بیوی بچے ہیں جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے مگر وہ ان کی فکر نہیں کرتا اور محنت مزدوری کرنے کی بجائے فارغ بیٹھا رہتا ہے۔ ایسے شخص کو ہمارے ہاں پنجابی میں "ہڈ حرام" کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"کسی شخص کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد کو ضائع کر دے۔"

ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حقوق پورے نہ کرے، ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھے اور ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام نہ کرے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ ضائع ہو جائیں گے۔

الغرض شریعت نے مال کمانے سے منع نہیں کیا بلکہ بیوی بچوں اور دیگر زیر کفالت افراد کے حقوق پورے کرنے، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے اور اس کے لیے محنت مشقت کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی شریعت کے تقاضوں میں سے ہے۔ البتہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کی جائے۔ حلال و حرام کا فرق ملحوظ رکھا جائے اور جہاں جہاں شریعت نے مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں مال خرچ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت کے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

© rasailojaraid.com